سوال

مندرجہ ذیل حدیث جوکہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کی صحت کیسی ہے ؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری دن خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ فرمایا : لوگوتم پر عظمت اوربرکت والا مہینہ سایہ فگن ہورہا ہے ، ایسا مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جوہزار مہینوں سے بہتر ہے ، اس کے روزے اللہ تعالی نے فرض قرار دیے ہیں اوراس کی رات کا قیام نفل ہے ، جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دونوں میں فریضہ ادا کیا جائے ، اورجس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویاکہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے ، یہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت اوردرمیان مغفرت اورآخری حصہ جہنم سے آزادی ہے ۔۔۔ الحدیث) ۔

جواب

الحمد للہ

اسے ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (191/3) حدیث نمبر (1887) انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کرنے کے بعد یہ کہا کہ (ان صح الخبر) کہ اگر یہ خبر صحیح ہو ۔

توبعض کتب مراجع سے ان کا لفظ ساقط ہوگیا ہے مثلا منذری کی الترغیب والترھیب (95/2) میں تولوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے یعنی ان صح الخبر کی جگہ صح الخبر ہوگیا ہے حالانکہ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے بالجزم نہیں کہا کہ صحیح ہے ۔

اورالمحالی نے امالیہ (293) میں اوربیھقی نے شعب الایمان (216/7) اورفضائل الاوقاف (ص 146) نمبر (37) اورابوالشیخ ابن حبان نے کتاب " الثواب " میں اور الساعاتی نے فتح الربانی (233/9) میں ابن حبان کی طرف منسوب کی ہے ، اورسیوطی نے اسے الدرالمنثور میں ذکر کیا اوریہ کہا ہے کہ اسے عقیلی نے روایت کیا اوراسے ضعیف کہا ہے اورالاصبھانی نے الترغیب میں نقل کیا ہے ، اورالمنقی نے کنزالعمال (477/8) میں ان سب نے ایک ہی طریق سعید بن المسیب عن سلمان فارسی سے بیان کیا ہے ۔

تویہ حدیث دوعلتوں کی بنا پرضعیف ہے اوروہ علتیں یہ ہیں :

1- اس کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ سعید بن مسیب کا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے سماع ثابت نہیں ۔

2- سند میں علی بن جدعان ہے جس کے بارہ میں ابن سعد کا کہنا ہے کہ فیہ ضعف ولایحتج بہ ، یعنی ضعیف ہے اسے حجت نہیں بنایا جاسکتا ۔

اوراسی طرح امام احمد ، ابن معین ، امام نسائی ، ابن خزیمہ اورجوزجانی وغیرہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔ دیکھیں سیراعلام النبلاء (207/5) ۔

اس حدیث پرابوحاتم رازي نے منکر کا حکم لگایا ہے ، اورعینی نے " عمدۃ القاری (20/9) " میں بھی یہی حکم لگایا اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی " سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ (262/2) حدیث نمبر (871) میں ایسا ہی حکم لگایا ہے ۔

تواس طرح اس حدیث کی سند ضعیف ہے اوراسی طرح اس کی سب کی سب متابعات بھی ضعیف ہیں جس پر محدثین نے منکر کا حکم لگایا ہے ، اورایسے ہی اس میں ایسی عبارت پائی جاتی ہے جس کے ثبوت میں نظر ہے مثلا اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا کہ پہلا عشرہ رحمت اوردوسرا مغفرت اورتیسرا آگ سے آزادی کا ہے ، اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ اللہ تعالی کا فضل وکرم وسیع ہے اوررمضان مکمل طورپرمغفرت کا ہے اورہررات اللہ تعالی جہنم سے آزادی دیتے ہیں اوراسی طرح عیدالفطر کے وقت بھی جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے ۔

اور اسی طرح حدیث میں یہ بھی ہے کہ :

(جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دونوں میں فریضہ ادا کیا جائے) ۔

تو اس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ نفل تو نفل ہی رہتا ہے اور فرض فرض ہی ہے چاہے رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ کوئی اور مہینہ ۔

اور حدیث میں یہ عبارت بھی ہے کہ :

(اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا کہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے) ۔

تو اس تحدید میں بھی خلاف ہے کیونکہ رمضان اور رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں نیکی دس سے لیکر سات سو تک ہے تو اس لیے روزے کے علاوہ کسی چیز کی تخصیص نہیں کیونکہ روزے کا اجر بہت زیادہ جس میں مقدار کی تحدید نہیں کی گئی جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ : ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے (روزے کے علاوہ ہر عمل ابن آدم کے لیئے ہے اس لیے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

تو ضعیف احادیث سے بچنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسے بیان کرنے سے قبل حدیث کا درجہ معلوم کر لینا چاہیئے ، اور رمضان المبارک کی فضیلت میں احادیث کی چھان پھٹک کر کے صحیح احادیث لینی چاہیں ۔

اللہ تعالی سب کو توفیق عطا فرمائے اور روزے اور راتوں کا قیام اور سب اعمال صالحہ قبول فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم .